



## سوال

(218) قربانی کا حکم حجاج کرام سے مختص نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا قربانی صرف حاجیوں کو کرنی چاہئے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کا حکم حاجیوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ سب مسلمانوں کے لیے ہے۔ وہ جہاں کہیں بھی رہ رہے ہوں۔ حج پر کی جانے والی قربانی کو بدی اور نسک کہا جاتا ہے جبکہ حج کے موقع پر کی جانے والی قربانی کو اضحیٰ کہا جاتا ہے جس کی جمع اضحیٰ ہے۔ اسی وجہ سے قربانی والی عید کو عید الاضحیٰ کہا جاتا ہے۔ لہذا یہ بات درست نہیں کہ قربانی کرنے کا حکم صرف حجاج کرام کے لیے ہے۔ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کہتے ہیں:

قربانی کرنے کا مطلق حکم بھی دوسرے مقام پر موجود ہے:

فصل بزکات وانحر ۲ ... سورة الکوثر

”پنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔“

اس کی عملی تبیین و تشریح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مدینے میں ہر سال 10 ذوالحجہ کو قربانی کرتے رہے اور مسلمانوں کو بھی قربانی کرنے کی تاکید کرتے رہے۔

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی قربانی کرتے رہے۔ علاوہ ازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی بابت جہاں دیگر بہت سی ہدایات دیں، وہاں یہ بھی فرمایا کہ 10 ذوالحجہ کو ہم سب سے پہلے (عید کی) نماز پڑھیں اور اس کے بعد جا کر جانور ذبح کریں، فرمایا:

”جس نے نماز (عید) سے قبل اپنی قربانی کر لی، اس نے گوشت کھانے میں جلدی کی، اس کی قربانی نہیں ہوئی۔“ (بخاری، العیدین، التکبیر الی العید، مسلم، الاضحی، ... وقتنا)

اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ قربانی کا حکم ہر مسلمان کے لیے ہے وہ جہاں بھی ہو۔ کیونکہ حاجی تو عید الاضحیٰ کی نماز ہی نہیں پڑھتے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حکم غیر حاجیوں کے



لیے ہی ہے۔ تاہم یہ واجب نہیں ہے سنت مؤکدہ ہے۔ (احسن البیان، تفسیر سورۃ الحج: 36)

ہذا ما عنہم والیٰ علم بالصواب

## فتاویٰ افکار اسلامی

قربانی کے احکام و مسائل، صفحہ: 498

محدث فتویٰ